REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ خطبہ نمبر ۱۸

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۶/۱۱ ‖ ۲۷ شہادۃ ۱۳۳۶ ہش ‖ ۲۷ اپریل ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۱۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"پیچش کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کو مشرقی بحیرہ روم میں تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا

یہ اقدام اردن کے حالیہ واقعات کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کو مشرقی بحیرہ روم میں تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اس بیڑے میں انیس جنگی جہازوں کے علاوہ "فورسٹل" نامی عظیم طیارہ بردار جہاز بھی شامل ہے۔ جس کا شمار دنیا کے تین عظیم ترین طیارہ بردار جہازوں میں ہوتا ہے۔ چھٹے بحری بیڑے کے یونٹ بعض مشقوں کے سلسلہ میں آجکل فرانسیسی اور اطالوی ساحل کا دورہ کر رہے تھے۔ اچانک واشنگٹن سے حکم موصول ہونے پر پورا کا پورا بیڑہ نہایت عجلت میں مشرقی بحیرہ روم روانہ ہوگیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اردن کی تازہ ترین صورتِ حال کے پیش نظر یہ اقدام کیا گیا ہے۔ کیونکہ وائٹ ہاؤس کے اس اعلان کے بعد ہی کہ امریکہ اردن کی آزادی اور سالمیت کو بہت اہم سمجھتا ہے بحری بیڑے کو فوری طور پر حرکت میں آنے کے احکام دے دیئے گئے تھے

ادھر اردن میں سارے ملک میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے۔ اور محاصرے کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ عمان اور دوسرے بڑے شہروں میں رات دن کا کرفیو نافذ ہے وزیر اعظم خالدی کی کابینہ مستعفی ہوگئی ہے اور شاہ حسین نے مسٹر ابراہیم ہاشم کی زیر قیادت ایک نئی کابینہ قائم کر دی ہے۔ نیز ملک میں تمام سیاسی پارٹیاں توڑ دی گئی ہیں۔ بعد کی ایک اطلاع یہ بھی مظہر ہے کہ سابق وزیر اعظم سلیمان نبلوسی ان کے ساتھیوں اور ان کے حامی افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شام کے صدر شکری القوتلی جو کل ہی دمشق سے قاہرہ پہنچے ہیں۔ اردن کی صورت حال کے بارے میں صدر ناصر سے تین مرتبہ ملاقات کر چکے ہیں۔ ان ملاقاتوں میں دونوں ملکوں کے اعلیٰ فوجی افسر بھی شرکت کر رہے ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ ان دونوں عرب سربراہوں ۔۔۔ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شامی صدر مصری وفد کے ہمراہ فوری طور پر سعودی عرب جائیں۔ اور وہاں اردن کی صورت حال کے بارے میں شاہ سعود سے مشورہ کریں۔

مشرق وسطیٰ کے متعلق روس کی تجاویز سامراج پر مبنی ہیں

ایران اپنے دفاع کے لئے اسلحہ لیتا رہے گا۔ ایرانی وزیر خارجہ کا بیان

تہران ۲۶ اپریل۔ ایران کے وزیر خارجہ علی قلی اردلان نے مشرق وسطیٰ کے بارے میں حالیہ روسی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ایران کو اقوام متحدہ اور معاہدہ بغداد پر مکمل اعتماد ہے ۔ کل ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے مسٹر اردلان نے کہا۔ روسی حکومت نے جو تجویز پیش کی ہے۔ کہ چھوٹی قوموں کی قسمت کے فیصلے بڑی قوموں پر چھوڑ دیئے جائیں۔ اس سے سامراج کی بو آتی ہے اور ہم اس کے شدید مخالف ہیں۔

انہوں نے کہا مشرق وسطیٰ کو اسلحہ کی فراہمی کے خلاف روس کا مشورہ اس علاقے کے ممالک کی آزادیٔ عمل پر حملہ ہے دفاعی تیاری ہر ملک کا جائز حق ہے۔ مجھے امید ہے کہ دنیا کے حالات کسی نہ کسی دن بدل جائیں گے لیکن جب تک آج کے سے حالات برقرار ہیں۔ اس وقت تک ایران کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے دفاع کے لئے ضروری سامان حاصل کرتا رہے۔

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ توقع ہے کہ روس کے تجارتی نمائندوں کا ایک وفد جلد ہی مقبوضہ کشمیر کا دورہ کرے گا۔

قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا

کراچی ۲۶ اپریل۔ کل سات بلوں کی منظوری کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا جو بل منظور ہوئے ان میں زرعی بنک قائم کرنے کا بل شامل ہے یہ بنک کاشتکاروں کو قرضہ کی سہولتیں مہیا کرے گا۔ اجلاس کے آخری روز ملک کی غذائی صورت حال پر بھی بحث ہوئی اور وزیر خوراک مسٹر دلدار احمد نے ایوان کو یقین دلایا کہ اس دفعہ پچھلے سال کے مقابلہ میں پانچ لاکھ ٹن زیادہ اناج پیدا ہوگا جس سے ملک کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک کی جانب سے بھارتی حکومت کو ایک مراسلہ بھارت اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلہ میں موصول ہوا ہے اس میں کیا کچھ لکھا ہے یہ بات قطعی راز میں ہے۔

محترم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آف ٹوپی ضلع مردان کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم جناب شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور مطلع فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے خسر محترم جناب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع مردان مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۷ء بروز جمعہ بوقت ۶½ بجے صبح بعمر تقریباً ۷۲ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت مخلص نیک عالم باعمل اور باخدا انسان تھے۔ آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی۔ آپ بہت سخی اور مہمان نواز تھے۔ آپ سرحد کے ایک نہایت باثر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور وہاں کے مشہور لیڈر صاحبزادہ سر عبدالقیوم کے قریبی عزیزوں میں سے تھے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا دین و دنیا میں ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بڑے صاحبزادے صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب اور دیگر تمام بیٹوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

مختلف ممالک میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے آثار

تبلیغ کے جو نئے رستے کھل رہے ہیں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان میں ہمیں کامیابی بخشے

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہماری غریب جماعت کو خدمتِ اسلام کا عظیم الشان کام کرنے کی توفیق دے رہا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

"یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبۂ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پچھلے ہفتہ میں نے پھر رؤیا میں اپنے آپ کو قادیان میں دیکھا ہے اور آج رات بھی میں نے ایسا ہی نظارہ دیکھا۔ آج رات

جو نظارہ میں نے دیکھا ہے

اس میں کچھ انذار کا بھی پہلو تھا۔ لیکن وہ انذار کا پہلو احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ وہ انذار کا پہلو غیر مسلموں کے لئے تھا۔ مگر چونکہ اس کے بیان کرنے سے بات لمبی ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں اس بات کو آج بیان نہیں کرتا۔ کیونکہ رمضان کی وجہ سے کچھ تو سارا دن قرآن کریم کی تلاوت کرنی پڑتی ہے۔ اور جمعہ کے سوا باقی دنوں میں دوسرے کاموں کے علاوہ قرآن کریم کے

ترجمہ پر نظر ثانی کرنے کا کام

بھی ہوتا ہے۔ اس سے بہت کوفت ہو جاتی ہے۔ پھر آج جمعہ پر آنے سے تھوڑی دیر قبل ہی ایک خاتون نے اپنی مصیبتوں کا ذکر شروع کر دیا۔ چونکہ اس خاتون کا ہمارے خاندان سے پرانا تعلق ہے۔ اس لئے مجھے اس کی باتیں سننی پڑیں جس کی وجہ سے طبیعت میں اور بھی کوفت پیدا ہوئی۔ اس لئے آج میں مختصراً یہی بتاتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں کہا تھا کہ تم بعض لوگوں کے مرتد ہو جانے سے گھبراؤ نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صراحت فرماتا ہے کہ

اگر تم سچے مومن ہو

اور تم سے نکلنے والا واقعی مرتد ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں ایک جماعت دے گا۔ اور میں نے بتایا تھا کہ چند لوگوں کے مرتد ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت کو خاص طور پر ترقی دینی شروع کی ہے۔ چنانچہ فلپائن سے بہت سی بیعتیں آئی ہیں۔ اس وقت میں نے بتایا تھا کہ ۲۷ بیعتیں آ چکی ہیں۔ اس کے بعد اور بیعتیں آئیں۔ اور پھر نئی جگہوں سے آئیں۔ چنانچہ اب ان کی تعداد ۸۷ ہو چکی ہے۔ اسی طرح ڈچ گی آنا سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں ایک نئے شہر میں احمدی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اور ان لوگوں میں اسلام اور احمدیت کے متعلق تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ پھر آج کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) سے

ایک انگریز عورت کی بیعت

کا خط آیا ہے جو بہت لائق عورت ہے۔ اور کئی کالجوں میں پڑھاتی رہی ہے۔ وہ لکھتی ہے۔ کہ میں دیر سے اسلام لائی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے اظہار کا مجھے موقعہ نہیں ملا تھا۔ اب میں نے لوگوں کو بتایا ہے کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں۔ اور میں نے اسلام کی تبلیغ بھی شروع کر دی ہے۔ اسی طرح ڈی آنا سے ایک تعلیم یافتہ عورت کا خط آیا ہے کہ وہ اسلام کی تحقیق کر رہی ہے۔ وہ عورت غالباً ڈاکٹر ہے۔ اسی طرح اور مختلف ممالک سے خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت اور اسلام کی ترقی کی خبریں آ رہی ہیں۔ پچھلے ہفتہ نوٹی

آٹھ دس بیعتیں امریکہ سے بھی آئی ہیں۔ اور لکھا تھا کہ ایک نئی جگہ سے بھی بعض بیعتیں آئی ہیں۔ جہاں حال ہی میں جماعت قائم ہوئی ہے۔ لیکن ہم ابھی تک

امریکہ سے خوش نہیں

کیونکہ گو وہاں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ لیکن نئے مبلغ نہیں جا رہے۔ اور وہاں کا رئیس التبلیغ یہ شکوہ کرتا رہتا ہے کہ ہمیں کوئی چندہ نہیں آتا۔ حالانکہ ان سے پہلے اس چندے سے دگنا چندہ آتا تھا جو اب آتا ہے۔ یہ نئے رئیس التبلیغ ۱۹۴۴ء میں گئے ہیں۔ اور جب سے یہ گئے ہیں کچھ ایسی نحوست پڑی ہے کہ وہاں کے مشن کے چندے کم ہو گئے ہیں۔ اور احمدیوں کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے۔ جب مفتی محمد صادق صاحب امریکہ گئے تھے۔ تو اس وقت سات ہزار سے زیادہ احمدی ہوئے تھے۔ پھر ان کے بعد ماسٹر محمد دین صاحب کے زمانہ کے بعض مخلص احمدی اب بھی شکاگو میں موجود ہیں۔ اب کچھ دنوں سے پھر کچھ حبشی نو مسلموں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہیں۔ کہ ان کے علاقہ میں احمدیت کی ترقی ہو رہی ہے۔ لیکن

میں نے یہ تجویز کیا ہے۔

کہ امریکہ اتنا بڑا ملک ہے کہ کوئی انچارج مبلغ ایک جگہ بیٹھ کر تمام مشنوں پر کنٹرول نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس ملک کے سب مشنوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔ اور رئیس التبلیغ کا جھگڑا ختم کر دیا جائے۔ رئیس التبلیغ صاحب اپنے علاقہ میں تبلیغ کریں اور بتائیں کہ ان کی تبلیغ کی وجہ سے کتنے نئے احمدی

ہوئے ہیں اور کتنا چندہ آیا ہے۔ اس سے پتہ لگ جائے گا۔ کہ ان کا مشن چلنے لگ گیا ہے یا نہیں۔ اس وقت کام دوسرے مبلغ کرتے ہیں۔ اور ان کے مشنوں کی آمد رئیس التبلیغ صاحب پر خرچ ہو جاتی ہے۔ پس میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر مشن اپنے چندے سے اپنا کام چلائے۔ وہ اپنا چندہ اپنے علاقہ سے باہر نہیں بھیجے گا۔ اور براہ راست ہم سے تعلق رکھے گا۔ ہم اس کی نگرانی کریں گے۔ تا ہمیں ہر مشن کے متعلق پتہ لگتا رہے۔ کہ وہ کیا کام کر رہا ہے۔ اور براہ راست مرکز سے تعلق کی وجہ سے مشنوں کو بھی احساس ہو۔ کہ ان کے کام کی نگرانی ہو رہی ہے۔ آخر امریکہ ہندوستان سے تین گنا وسیع ملک ہے اور اتنے بڑے ملک میں ایک جگہ بیٹھ کر سارے ملک پر نگرانی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ان کے لئے سارے ملک پر نگرانی کرنا مشکل ہے۔ اور ہمارے لئے بھی نگرانی کرنا مشکل ہے۔ تو پھر ہم خود کیوں نگرانی نہ کریں۔ کیوں مبلغین میں سے ایک کا نام رئیس التبلیغ رکھ کر دوسروں کے اندر رقابت کا جذبہ پیدا کریں۔ وہ اپنی جگہ کا انچارج مشنری رہے۔ ہاں اگر ہمیں کسی وقت انچارج مشنری یا کسی دوسرے مشنری کو اس کے علاقہ سے باہر بھیجنا پڑے۔ تو وہ چلا جائے۔ ورنہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ کام کرے۔

بہرحال مختصراً میں نے بتایا ہے۔ کہ بیرونی ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے

احمدیت کی ترقی کے آثار

پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اب کیپ ٹاؤن میں بھی ایک عورت نئی احمدی ہوئی ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ [illegible]

کیونکہ اس سے پہلے بھی وہاں دو بھائی احمدی ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک تو چند سال ہوئے فوت ہو گیا ہے اور دوسرا ابھی زندہ ہے۔ اور مجھے پچھلے سفر یورپ میں لنڈن میں ملا تھا۔ ان میں سے ایک کا نام یوسف سلیمان تھا اور دوسرے کا نام عمر سلیمان ہے۔ یوسف سلیمان جو پرانے احمدی تھے۔ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ عمر سلیمان ابھی زندہ ہیں۔ جب میں انگلستان گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے پاس سے خرچ دے کر اپنے مرحوم بھائی کی یادگار میں ہماری لنڈن مسجد کی ایک دیوار بنوائی ہے اور اس پر جلی حروف میں یہ لکھوا دیا ہوا ہے۔ کہ

یوسف سلیمان کی یاد میں

یہ کتبہ لگایا جاتا ہے۔ یوسف سلیمان بہت مخلص تھے۔ عمر سلیمان اتنے مخلص نہیں تھے۔ لیکن اب وہ زیادہ تعلق رکھنے لگ گئے ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔ غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ دو بھائی کیپ ٹاؤن کے پرانے احمدی تھے۔ ان کے والد احمدی نہیں تھے۔ مگر یہ دونو انگلستان میں احمدی ہوئے تھے۔ اب ایک انگریز عورت احمدی ہوئی ہے۔ اسے گویا تیسرا احمدی کہنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ اب وہاں کوئی اور احمدی نہیں ہے۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ پہلی احمدی عورت ہے یوسف سلیمان صاحب ۱۹۲۶ء میں قادیان میں میرے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے کہا تھا کہ میں کلکتہ سے ہو کر ساؤتھ افریقہ جاؤں گا۔ وہاں ہماری جائداد ہمارے غیر احمدی رشتہ داروں کے قبضہ میں ہے۔ اس کی بھی نگرانی کروں گا اور تبلیغ بھی کروں گا۔ مگر وہ جاتے ہی فوت ہو گئے اور تبلیغ نہ کر سکے یہ

ساؤتھ افریقہ

کے اس خاندان سے تھے جس نے سب سے پہلے وہاں آزادی کی تحریک چلائی تھی۔ عمر سلیمان نے مجھے بتایا تھا کہ جب گاندھی جی ساؤتھ افریقہ گئے۔ اور پہلی دفعہ انہیں سیاسی کام کرنا پڑا تو وہ میرے باپ کے پاس ہی ٹھہرے تھے اور انہی سے مل کر انہوں نے ایک انجمن بنائی تھی۔ اس کے بعد وہ ہندوستان آ گئے اور یہاں آ کر وہ ایک بڑے لیڈر بن گئے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ وہاں اب ایک انگریز عورت احمدی ہوئی ہے۔ اور اس نے لکھا

ہے کہ میں نے تبلیغ شروع کر دی ہے۔ خدا کرے کہ اس کے ذریعہ وہاں ایک بڑی جماعت پیدا ہو جائے۔ وہاں

ہندوستانیوں کی تعداد

بہت زیادہ ہے۔ اگر وہ عورت ہندوستانیوں میں تبلیغ کرے تو اسے زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستانیوں کے دلوں میں انگریزوں کی حقارت پائی جاتی ہے اور انگریزوں کے دلوں میں ہندوستانیوں کی حقارت پائی جاتی ہے مگر انگریزوں کا ہندوستانیوں پر ابھی تک رعب قائم ہے اگر کوئی انگریز ہندوستانیوں میں تبلیغ کرے تو وہ فوراً ماننے کو تیار ہو جائیں گے پس اگر وہ عورت ہندوستانیوں میں تبلیغ کرے۔ تو ممکن ہے وہ کامیاب ہو جائے

مغربی افریقہ سے ایک اور خوشکن اطلاع

یہ آئی ہے کہ وہاں کے ایک احمدی دوست جو بڑے رئیس ہیں۔ اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑا ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں پہلے بھی وہ اسمبلی کے ممبر تھے۔ مگر اب وہ اسمبلی ٹوٹ گئی ہے نئے انتخاب ہونے والے ہیں اس دفعہ ان کی پارٹی کو ان پر اتنا اعتبار ہے کہ وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں۔ کہ شاید وہ وزیر ہو جائیں۔ دوست ان کے لئے دعا کریں کہ وہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو جائیں۔ . . . .

. . . .

. . . . یہاں پاکستان میں تو ہمیں خالی ممبریاں ملنی بھی مشکل ہیں۔ مگر ان علاقوں میں ہمارے دوست اگرچہ تعداد میں تھوڑے ہیں۔ مگر وہ وزارت پر بھی ہاتھ مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر وزارت میں ہمارا کوئی آدمی آجائے۔ تو وہ بڑا مفید ہو سکتا ہے۔ مثلاً آج ہی شائع ہوا ہے کہ

غانا کی حکومت

نے ساری افریقی حکومتوں کو دعوت دی ہے کہ ہم سب ایک مشترکہ اجلاس کریں۔ اگر ہمارا کوئی آدمی وزارت میں آجائے۔ تو دوسرے ممالک سے تعلقات پیدا کرنے کا موقع نکل سکتا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے کہ ہمارے تعلقات سوڈان کے وزراء سے بھی ہو جائیں۔ لیبیا کے وزراء سے بھی ہو جائیں۔ حبشہ کے وزراء سے بھی ہو جائیں۔ لائبیریا کے وزراء سے بھی ہو جائیں اور ان سارے علاقوں میں تبلیغ کے نئے رستے کھل جائیں۔ وہ لوگ ہیں تو بہت وسیع الخیال مگر لوگوں سے ڈرتے ہیں مثلاً لیبیا کے

بادشاہ نے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے ملک میں آپ لوگوں کا مبلغ آنے دوں گا۔ لیکن بعد میں لوگوں سے ڈر گیا۔ پس دعا کرو کہ تبلیغ کے جو نئے رستے کھل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں ہمیں کامیابی بخشے اور ان کے علاوہ اور بھی نئے رستے کھولے پھر دوست یہ بھی دعا کریں۔ کہ ہمارا

اردو ترجمۃ القرآن

عمدگی کے ساتھ شائع ہو جائے۔ اور پھر تفسیر بھی لکھی جائے۔ قرآن کریم کے تراجم میں سے روسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اور اب امریکہ میں اس پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ انگریزی میں بھی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ڈچ زبان میں بھی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ جرمنی میں بھی شائع ہو چکا ہے سپینش زبان میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ یہ پانچ تراجم ہو گئے۔ ان کے علاوہ پرتگیزی اور اٹالین زبانوں میں بھی تراجم ہو رہے ہیں۔ یہ دونوں ملا کر سات تراجم ہیں۔ جو ہماری طرف سے یورپین زبانوں میں ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ پھر ہندی اور گورمکھی زبانوں میں بھی تراجم ہو رہے ہیں۔ اردو ترجمہ مکمل ہو جائے تو یہ دس تراجم ہو جائیں گے۔ انڈونیشین زبان میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ سواحیلی زبان میں بھی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ لوگنڈا زبان میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح اب مشرقی افریقہ سے یہ اطلاع آئی ہے کہ ٹانگانیکا کے علاقہ کی زبان چونکہ دوسرے علاقوں سے مختلف ہے۔ اس لئے وہاں کی زبان میں بھی ترجمہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ سارے تراجم شائع ہو گئے تو

پندرہ بیس تراجم ایسے ہونگے

جو ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہوں گے۔ اور ان کے ذریعہ سے جو لوگ مسلمان ہوں گے۔ ان کا ثواب ساری جماعت کو پہنچے گا۔ کیونکہ یہ کام اسی طرح ممکن ہوا ہے کہ ہمارے ایک غریب سے غریب آدمی نے بھی اپنا تھوڑی بہت پونجی لا کے دے دی۔ ہماری جماعت کی حالت اس بڑھیا عورت کی سی ہے۔ جو سوت کی دو اٹیاں لے کر حضرت یوسف کو خریدنے کے لئے آئی تھی۔ قصہ مشہور ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام بازار میں فروخت ہونے کے لئے آئے۔ تو ایک بڑھیا بھی آئی۔ اور اس نے کہا۔ میں نے بھی بولی دینی ہے۔ کسی نے کہا بی بی بولی دینے کے لئے تیرے پاس روپیہ بھی ہے۔ اس نے کہا روپیہ تو میرے پاس

موجود نہیں۔ یہ دو سوت کی اٹیاں ہیں اس نے کہا۔ جب تیرے پاس روپیہ ہی نہیں ہے تو تو بولی دینے کے لئے کیوں آئی ہے اس نے جواب دیا میں نے یہ سمجھا تھا کہ شاید اور کوئی بولی دینے والا نہ ہو۔ اور مجھے ان دو سوت کی اٹیوں کے بدلہ میں ہی یوسف مل جائے۔ تمہاری مثال بھی اس عورت کی سی ہے۔ تم نے بھی اپنی سوت کی اٹیاں پیش کر دی ہیں۔ مگر

یوسف کی خریدار بوڑھیا عورت

تو اپنی دو اٹیاں لے کر واپس چلی گئی تھی اسے یوسف نہیں ملا تھا۔ مگر خدا نے تمہاری اٹیوں کو قبول کر لیا ہے اور تم کو یوسف قرآن مل گیا ہے گو تمہارے چندے اور تمہاری قربانیاں یوسف کو خریدنے والی بڑھیا کی طرح ہی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے تمہاری اٹیوں کو قبول کر لیا۔ اور قرآن کریم کا یوسف تمہیں مل گیا۔ لیکن اس بڑھیا کی اٹیوں کو قبول نہ کیا گیا۔ اور یوسف بادشاہ کے ایک وزیر کے گھر میں پہنچ گئے۔ مگر تمہارا یوسف تمہیں ایسا ملا ہے کہ مصر کے ایک شدید مخالف اخبار نے بھی لکھا۔ کہ گذشتہ تیرہ سو سال سے مسلمان بادشاہ بھی موجود تھے۔ اسلامی حکومتیں بھی تھیں۔ مگر ان میں سے کسی کو اسلام پھیلانے کی وہ توفیق نہ ملی جو اس غریب جماعت کو ملی ہے

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

ورنہ من آنم کہ من دانم ہم اپنی حقیقت اور اپنی کمزوریوں کو خوب جانتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ

پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

ہم ایک ذلیل مٹی کی طرح ہوتے یا کوڑا کرکٹ کی طرح ہوتے۔ جس کو اٹھا کر باہر پھینک دیا جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس مٹی اور کوڑا کرکٹ کو قبول کر لیا۔ اور

اسلام کی خدمت کی ذمہ واری

اس غریب جماعت پر ڈال دی۔ اور پھر اس کو اس کام کی توفیق دی اور اسے کامیاب بھی کر دیا اور پھر بڑے بڑے شدید دشمنوں سے یہ اقرار بھی کرا لیا کہ درحقیقت اسلام کی خدمت کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ مجھے

ایک اور بات

بھی یاد آ گئی ہے کہ امریکہ سے وہ کتاب بھی آ گئی ہے۔ جس کا ذکر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے

جرمن سائنسدانوں کی تازہ تحقیق

سکنڈے نیویا کے ایک اخبار میں شائع شدہ تازہ مضمون

— ازمکرم سید کمال یوسف صاحب شاہد مبلغ سکنڈے نیویا —

سکنڈے نیویا کے ایک اخبار Stockholm — Tidiningen (مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۵۷ء) میں ایڈیٹر Christer Eder-Lund کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"کیا مسیح صلیب پر فوت ہوئے"

جرمن سائنسدانوں کا ایک گروہ آٹھ سال سے مسیح کے کفن کے متعلق تحقیق کر رہا تھا جس کا نتیجہ حال ہی میں پریس کو بتایا گیا ہے۔ مسیح کا دو ہزار سالہ پرانا کفن اٹلی کے شہر تورن (Turin) میں ملا ہے اس پر مسیح کے جسم کے نشانات ثبت ہیں۔

سائنسدانوں نے اپنی تحقیق سے پوپ کو مطلع کیا ہے۔ مگر پوپ اب تک خاموش ہے۔ کیونکہ اس تحقیق کے نتیجہ میں کیتھولک چرچ کی مذہبی تاریخ کا سب سے اہم راز منکشف ہو کر رہ گیا ہے۔ تصویر کشی کے فن کی مدد سے سائنس والوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جس چیز کو لوگ دو ہزار سال سے معجزہ خیال کرتے تھے۔ وہ بالکل طبعی واقعہ ہے۔ اور وضاحت سے ثابت کیا ہے۔ کہ مسیح ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔

مسیح کے کفن کا مسئلہ ایک ہزار سال تک زیر بحث رہا ہے۔ ۳۸ء میں ملکہ Endoxci نے یہ کپڑا قسطنطنیہ بھیجا اس سے قبل یہ کپڑا ایک شاہ کے مبزکے پاس تھا۔ سات سو سال تک یہ قسطنطنیہ میں ہی رہا۔ آخر کار De La Roche نے حملہ کرکے اس کپڑے کو چھین لیا۔ جب آگ لگی تو یہ کپڑا چاندی کے صندوق میں بند تھا۔ چاندی کے پگھلنے سے خفیف سا دھندلا ہو گیا۔ مگر مسیح کے جسم کے دوہرے نشانات پھر بھی اس پر باقی رہے۔

اہل فرانس نے اس کپڑے کی نمائش سے خوب دولت کمائی۔ فرانس سے یہ کپڑا تورن (Turin) منتقل کیا گیا۔ اور ہر ۳۳ سال کے بعد اس کی نمائش ہوتی رہی ۱۸۹۸ء میں اٹلی کے ایک وکیل پیا (Pia) نے اس کپڑے کی تصویر لی۔ جب تصویر کو Develop کرنے کے بعد سورج کی روشنی میں نیگیٹو Negative کو دیکھا تو اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ یہ بجنسہٖ مسیح کی شبیہ تھی جب منفی Negative کو مثبت (Positive) میں تبدیل کیا گیا۔ تو یہ وہی شخص تھا جس کی شکل ۱۹۰۰ سال سے کسی نے نہیں دیکھی۔

۱۹۳۱ء میں کپڑے کی دوبارہ نمائش ہوئی۔ تو Guisepe Enrie فوٹوگرافر نے ایک بہت بڑے پادری کی موجودگی میں ۶۰۰۰ اور ۲۰۰۰۰ والٹ بجلی کی روشنی کی مدد سے پھر تصویر لی۔ اس فوٹو نے ایک سنسنی خیز حقیقت کا انکشاف کیا۔ اور اس بات کو دوبارہ ثابت کر دیا۔ جو پیا (Pia) نے ظاہر کی تھی۔ فوٹو میں دی ہوئی تصویر بجنسہٖ وہی ہے جو دو ہزار سال سے آج تک چرچ آرٹ مسیح کی شبیہ کے متعلق بیان کرتا آیا ہے۔

جب ایک انسان اس تصویر کو دیکھتا ہے جو کتاب Das Linnen مصنفہ Kurt Berna Hans Naber — Verlag Stuttgart

(باقی صفحہ ۸ پر)

اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں کہا تھا۔ کہ ایک اطالین عورت نے اسلام کے متعلق ایسی کتاب لکھی ہے کہ کسی مسلمان نے بھی ویسی کتاب نہیں لکھی۔ اب اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں ہوا ہے۔ اور وہ چھپ کر آٹھ دس دن ہوئے یہاں پہنچ گیا ہے۔ ابھی اس کی ایک ہی جلد آئی ہے اگر وہ لائبریریوں میں رکھی جائے اور انگریزی دان لوگ اسے پڑھیں تو ہو سکتا ہے کہ اور کتابیں بھی منگوا لی جائیں۔ اور پھر پاکستان میں اس کی اشاعت کی صورت نکل آئے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد

حضور نے فرمایا۔ کہ نماز کے بعد میں کچھ جنازے پڑھاؤں گا

۱۔ منظور احمد صاحب پٹواری مال لاہور تپ دق سے ہسپتال میں فوت ہو گئے ہیں۔ اور ہسپتال والوں نے انہیں لاوارث سمجھ کر نہ ان کا جنازہ پڑھا۔ اور نہ ان کی قبر بنائی پیدائشی احمدی تھے

۲۔ عبدالحفیظ خان صاحب ابن عبدالغفور خان صاحب پشاور۔ تپ دق سے ڈوڈر سینی ٹوریم میں بیمار تھے وہیں فوت ہوئے۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ ہمیں یہ بھی علم نہیں کہ ان کا جنازہ کسی نے پڑھا بھی ہے یا نہیں۔

۳۔ عبدالغفور خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی فوت ہو گئے ہیں۔ دیر سے بیمار تھے رمضان المبارک کی وجہ سے جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہو سکے۔

۴۔ والدہ صاحبہ سلطان محمود صاحب انور کھاریاں ضلع گجرات فوت ہو گئی ہیں بارش کی وجہ سے زیادہ احباب جنازہ میں شریک نہ ہو سکے ہیں

ان چاروں کا جنازہ

جمعہ کی نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔ سب دوست میرے ساتھ نماز جنازہ میں شریک ہوں۔

درخواست دعا

میرے والد مکرم رسالدار مرزا احمد خان صاحب صاحب آف چکوال ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں (مرزا بشیر احمد منگل ڈیو۔ چکوال ضلع جہلم)

پردے خود اپنے کھولتے جاؤ

جھوٹ پر جھوٹ بولتے جاؤ
گندگی کو گھنگھولتے جاؤ

لینے کے دینے پڑ جائیں گے
جھوٹے بٹوں سے تولتے جاؤ

یہ زباں اور خدا رسول کا نام!
موتی مٹی میں رولتے جاؤ

خوب پہچان لیں عوام تمہیں
پردے خود اپنے کھولتے جاؤ

افتراؤں کے ان اندھیروں میں
پاؤ گے کیا؟ ٹٹولتے جاؤ

تنویر

اقوام متحدہ کیلئے ایک زبردست چیلنج

کینیڈا کے ایک مشہور ہفت روزہ اخبار نے مسئلہ کشمیر کے بارہ میں ہندوستان کی روش پر مندرجہ بالا عنوان کے تحت اپنے ایک ادارتی مقالے میں جو تبصرہ کیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے

"اقوام متحدہ کو جسے صدر آئزن ہاور نے امریکہ کی خارجہ پالیسی کی بنیاد قرار دے رکھا ہے آج کل ایک اور انتہائی پیچیدہ اور مشکل امتحان درپیش ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کے لئے بصیرت افروز اور ایسی قیادت کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ امتحان کشمیر کا مسئلہ ہے۔ اس بارہ میں ہندوستان سلامتی کونسل کے حکم کی بھی خلاف ورزی کر رہا ہے اور اس بٹے ہوئے بدقسمت علاقے میں استصواب کرانے کے وعدے کو بھی جھٹلا رہا ہے

اکثر امریکنوں کے نزدیک کشمیر اتنی ہی غیر مانوس اور دور دراز جگہ ہے جتنا کہ ۱۹۱۴ء سے قبل سارا جیوو (Sarajevo)[1] کا علاقہ تھا۔ اور بہت تھوڑے اس میں اتنی دلچسپی رکھتے ہیں کہ اس کے معاملات کو پورے طور پر سمجھ سکیں۔ بیشک یہ علاقہ امریکہ کے قریب ترین اور فوری مفادات سے بہت دور ہے لیکن اقوام متحدہ سے امریکی مفادات کا تعلق تو دور اور بعید کا نہیں ہے کشمیر کا سوال اس وقت جس صورت حال پر دلالت کرتا ہے وہ فی الجملہ یہ ہے کہ آیا اقوام متحدہ اور اس کے وقار کو بڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یا وہ بہ انحطاط ہونے کی اندریں حالات کشمیر کا مسئلہ امریکی قوم اور اس کے لیڈر دونوں کے لئے گہری تشویش کا موجب ہے۔ اور ہونا بھی چاہیئے۔ مزید برآں یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ جو قبل ازیں ہندوستان اور پاکستان (جو دنیا کی آبادی کے پانچویں حصہ پر مشتمل ہیں) کے درمیان اعلانِ جنگ کے بغیر جنگ پر منتج ہو چکا ہے۔ اور اگر اس قضیہ کو طے کئے بغیر اسی طرح چھوڑ دیا گیا۔ تو اس کے نتیجے میں بآسانی ایک اور خونریز لڑائی چھڑ سکتی ہے۔ اب چونکہ کمیونسٹ چین اور سوویٹ روس دونوں کی سرحدیں کشمیر سے ملتی ہیں۔ اسلئے امکان ہے کہ ایسا تصادم جنگ کی شکل میں پہلے سے کہیں وسیع تر دھماکہ کا موجب ہوگا

کشمیر کا مسئلہ ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے معاً بعد اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس تقسیم کے نتیجے میں ان علاقوں پر مشتمل جنمیں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ پاکستان کے نام سے ایک علیحدہ مملکت معرضِ وجود میں آئی۔

اس تقسیم کی شرائط کے تحت راجوں اور نوابوں کی مختلف ریاستوں کو یہ حق دیا گیا تھا کہ وہ ہندوستان اور پاکستان میں سے جس کے ساتھ چاہیں اپنا الحاق کرلیں (انہیں اپنی علیحدہ اور آزاد مملکت بنانے کی اجازت نہ تھی۔) ہر چند کہ کشمیر کے ۴۰,۰۰,۰۰۰ باشندوں کی بہت بھاری اکثریت مسلمان ہے (ان میں تقریباً ۳ اور ایک کی نسبت ہے اور صرف جموں کے جنوبی صوبے میں ہندو اکثریت میں ہیں) پھر بھی اس کے ہندو مہاراجہ نے ۱۹۴۷ء میں ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق کردیا۔ اس نے یہ سب کچھ بہت عجلت اور خوف کی حالت میں کیا۔ کیونکہ اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف خونریز مظالم کے باعث قبائلی پٹھان گروہ در گروہ پہاڑی ٹھکانوں سے نکل نکل کر اپنے مسلمان بھائیوں کو بچانے کے لئے وہاں آپہنچے تھے پاکستان نے اس موقع پر ان قبائلیوں اور مقامی "آزاد فوج" کی جو مغربی کشمیر میں دیکھتے ہی دیکھتے از خود معرض وجود میں آگئی تھی امداد کرنا شروع کردی۔ ادھر ہندوستان نے ہندوؤں کی مدافعت اور مسلمانوں کو کچلنے کے لئے باقاعدہ اپنی مرکزی افواج ہوائی جہازوں کے ذریعہ وہاں اتار دیں۔ اس وقت پنڈت نہرو ہی تھے جنہوں نے خود اقوام متحدہ سے ایمان اور اخلاق کے نام پر مداخلت کرنے اور اس جنگ کو رد کنے کی اپیل کی۔

اقوام متحدہ کا ایک کمیشن دونوں سے جنگ بند کرانے میں کامیاب ہوگیا اور اس کی کوششوں کے نتیجے میں دونوں

(۱) جنگ بندی کی سرحد مقرر کرنے

(۲) دونوں طرف کے علاقوں کو غیر مسلح کرنے اور اپنی اپنی فوجیں واپس بلانے

(۳) کشمیری عوام کو ہندوستان یا پاکستان میں سے کسی ایک کے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ کرنے کا موقع دینے کے لئے آزاد و غیر جانبدار استصواب کرانے

پر رضامند ہوگئے ایڈمیرل چیسٹر ڈبلیو نمٹز کو ناظم استصواب مقرر کیا گیا۔ لیکن استصواب نہ ہوسکا۔ اقوام متحدہ کے مصالحت کنندہ ڈاکٹر فرینک گراہم کی دلیرانہ اور ثمر بار مساعی کے باوجود اس بارے میں مذاکرات بالکل ٹوٹ چکے ہیں کہ کس طرح اور کب قابض فوجیں یعنی ہندوستان کی اپنی افواج اور آزاد مسلم ملیشیا کی چالیس بٹالینیں توڑی یا وہاں سے ہٹائی جائیں درمیانی عرصہ میں ہندوستان نے اپنے مقبوضہ علاقہ میں کٹھ پتلی قسم کی ایک "مجلس دستور ساز" بھی بنا ڈالی ہے۔ یہ اسمبلی صرف ایک ہندو اقلیت کی نمائندگی کرتی ہے۔ لیکن ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ یہ تمام ریاست کی نمائندہ اسمبلی ہے۔ اس بے حیثیت دعوے کی بنیاد پر اسمبلی نے ۲۶ جنوری ۱۹۵۷ء کو ہندوستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کردیا ہے۔ یہ تھا وہ آخری مرحلہ جس نے گذشتہ ماہ سلامتی کونسل کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ صفر کے مقابلے میں دس ووٹوں کی اکثریت سے (روس نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا) رائے شماری کرانے سے متعلق اپنی چار سابقہ قراردادوں پر عملدرآمد کرانے کا دوبارہ اعلان کرے۔ ہندوستان پہلے کئی بار رائے شماری کرانے کا وعدہ اور عہد کرچکا ہے۔ اس کے باوجود اس آخری قرارداد پر بحث کے وقت ہندوستان کے اعلیٰ نمائندے مسٹر وی کے کرشنا مینن نے نہ صرف قرارداد کی مذمت کی بلکہ یہ منطق بھی بگھاری کہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا الحاق ایک طے شدہ حقیقت ہے جس کی وجہ سے رائے شماری سے متعلق تمام سابقہ وعدے خود بخود کالعدم ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی صفائی پیش کرنے میں جیسا کہ ابراہیم لنکن نے کبھی بیان کیا تھا اس ملزم کی مانند نظر آرہے تھے۔ جس نے اپنے والدین کو قتل کرنیکے بعد اس بناء پر اپنے آپ کو رحم کا حقدار ظاہر کیا تھا کہ وہ ایک یتیم ہے۔ پنڈت نہرو کے پاس اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کے جواز میں بڑی مضبوط قسم کی اندرونی سیاسی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ انہیں اس سال عام انتخابات کا بھی سامنا کرنا ہے۔ لیکن جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے دنیا کی نگاہ میں ان کی کوئی اخلاقی پوزیشن نہیں ہے۔ اور اپنی اخلاقی پوزیشن ثابت کرنے کے لئے وہ جو کوششیں بھی کر رہے ہیں۔ وہ منافقت پر مبنی ہیں۔

پاکستان اب سلامتی کونسل پر زور دے رہا ہے کہ وہ کشمیر کو فوجوں سے خالی کرانے کے لئے اپنی ہنگامی فوج کو استعمال میں لائے کیونکہ فوجوں کی واپسی میں تاخیر ہی رائے شماری کی راہ میں واحد اور اصل روکاوٹ ہے۔ قبل اس کے کہ ایسا کوئی سخت اقدام کیا جائے۔ اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ ہندوستان کو راہ پر لانے کے لئے ہر ممکن ذرائع کو کام میں لانے کی کوشش کرے۔

سلامتی کونسل کے لئے ایک بڑا مفید قدم یہ ہو سکتا ہے کہ وہ بین الاقوامی شہرت رکھنے والی کسی عظیم شخصیت (ڈگ ہیمر شولڈ، پال ہنری سپاک وغیرہ میں سے کسی ایک) سے درخواست کرے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان جاکر ہندوستان کو خاص اس بات پر رضامند کرنے کی کوشش کریں کہ فوجوں کی واپسی کے بعد اقوام متحدہ کی فوج اس علاقے کا چارج سنبھال لے۔ یقیناً اگر امریکہ قیام امن کی امیدیں ایک مضبوط تر اقوام متحدہ پر رکھنا چاہتا ہے تو پھر اسے ایسے اقدام کو کامیاب بنانے میں دوسروں کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔

کشمیر کا معاملہ اقوام متحدہ کی خلاف ورزی اور حکم عدولی کی تازہ ترین مثال ہے۔ ورنہ یوں تو صدر ناصر اور ہنگری کی طرف سے حکم عدولی کے جو واقعات حال ہی میں پیش آئے ہیں ان کی یاد بھی ابھی تک تازہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کشمیر کے معاملے میں جو خلاف ورزی ہوئی ہے۔ وہ اس نوعیت کی کوئی پہلی مثال نہیں ہے تو اس ضمن میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ

حاشیہ [1] سارا جیوو یوگوسلاویہ کا ایک شہر ہے۔ یہاں ۲۸ر جون ۱۹۱۴ء کو آرچ ڈیوک فرینز فرڈیننڈ کو قتل کیا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں پہلی جنگ عظیم چھڑی۔

یہ خلاف ورزی اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت نازک اور بحرانی کیفیت کی حامل ہے ہندوستان اقوام متحدہ کے اصولوں کا پرجوش علمبردار ہوتے ہوئے اگر ایک طرف سویز کے معاملے میں ادب کے معین و مخصوص اصولوں کی تعریف کرتا ہے تو دوسری طرف خود اپنے لئے اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اقوام متحدہ بین الاقوامی اخلاق کے دوہرے اور دو رُخے معیار پر عمل کرے۔ ایسی صورت میں اگر [illegible] خارجہ پالیسی کی بنیاد اقوام متحدہ پر کیسے رکھ سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کو کامیاب بنانے کا تو مطلب یہ ہے کہ اس کے فیصلوں کی خلاف ورزی کرنے کی بجائے ان کی تعمیل کی جائے اور ممبر ملکوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی بجائے باہم مل کر کام کرنے کو اپنا شعار بنایا جائے۔

یہ بات ہندوستان کے حق میں جاتی ہے کہ اس نے گزشتہ ہفتے باہم مل کر کام کرنے کی ایک اچھی مثال قائم کی۔ ہماری مراد اقوام متحدہ کے ایک ریزولیوشن کے بارہ میں ہندوستان کے رویہ سے ہے۔ اس ریزولیوشن کی اس نے اور دوسرے بڑے غیر جانبدار ملک یوگوسلاویہ نے تائید کی تھی ریزولیوشن یہ تھا کہ جب تک اسرائیل اور مصر کے درمیان حقیقی امن قائم نہ ہو اس وقت تک کے لئے اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کو مصر میں اس بات کا بھی ذمہ دار قرار دیا جائے کہ وہ غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقوں کو غیر جانبدار علاقوں کے طور پر اپنے چارج میں رکھے۔ اگر اس ریزولیوشن کو اپنایا جائے تو یہ اقوام متحدہ کو مضبوط بنانے کے سلسلے میں ایک اور اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسری جانب کشمیر کے معاملے میں پنڈت نہرو کی [illegible] طرف سے [illegible] اقوام متحدہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی اور حکم عدولی اس مثال پر ایک بہت گہرے طنز کا درجہ رکھتی ہے۔

دراصل کشمیر کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کے نام پر اقوام متحدہ کی طاقتوں کو وسیع کیا جائے یا جس کی آڑ میں مغربی بلاکوں کو افریقی ایشیائی گروپ سے لڑایا جائے یا جسے یہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا جائے کہ کون ہمارا دوست ہے اور کون دشمن۔ یہ تو محض نیک نیتی اور اعتماد و یقین کا ایک سیدھا سا مسئلہ ہے یعنی یہ کہ اقوام متحدہ سے جو وعدے کئے گئے ہیں۔ آیا وہ ایسے باعزت لوگوں نے کئے ہیں کہ جن کے الفاظ پر کھرے سکے کی طرح اعتماد کیا جا سکے؟

احباب انصار اللہ کیلئے یاددہانی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ دو لیکچروں (۱) "خلافت حقہ اسلامیہ" اور (۲) "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کے امتحان کے متعلق متعدد اعلان ہو چکے ہیں۔ یہ امتحان جولائی ۵۶ء کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا۔ تمام ممبران انصار اللہ کی اطلاع کے لئے پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے [illegible] اس مختصر نوٹ کے ذریعہ بھی یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ دونوں رسالوں کے امتحان کیلئے تیاری فرمائیں۔ یہ رسالے "الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ" سے مل سکتے ہیں۔

قائد تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

دعائے مغفرت

۱- میرے نسبتی بھائی عبدالجبار خانصاحب آف شیخ اللہ چک، جو کراچی میں ملازم تھے مورخہ ۱۷/۴/۵۶ء اچانک وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ صحت بہت اچھی تھی۔ روزہ رکھا ہوا تھا کہ حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات ہوئی عزیز موصی تھے کراچی میں امانتاً دفن کئے گئے ہیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ان کے پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا بہتر کفیل ہو۔ مرحوم نے چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ ملک محمد عبداللہ لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۲- میرا بھائی عزیزم خادم حسین ۲۵ سال کی عمر میں ۱۹-۲۰ اپریل کی درمیانی رات کو گنگارام ہسپتال لاہور میں وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کیلئے دعا فرمائیں۔

اہلیہ چوہدری محمد شریف خالد ایم اے۔ بی ٹی دارالصدر غربی ربوہ

(۱۴) میری دو بچیاں امۃ الکافی اور امۃ الباسط بشریٰ نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری والدہ ذیابیطس کی مریضہ ہیں آجکل زیادہ کمزور ہیں اور بلڈ پریشر کی بھی تکلیف ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور

زمیندار اصحاب اور مساجد فنڈ

حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے "زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ۔ اور اس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے سال میں ایک مرتبہ [illegible] بیرون میں تعمیر مساجد کے لئے ادائیگی کیا کریں۔

۲- مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے فی ایکڑ اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ میں دیا کریں"

اس وقت زمیندار احباب اپنی فصلیں جمع کرنے کے قریب ہیں۔ اس لئے انہیں خود اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا حساب کر کے حصہ لینا چاہیئے۔ تمام زمیندارہ جماعتوں کے افراد اور صدر صاحبان سے خصوصیت سے درخواست ہے کہ وہ پورے طور پر جائزہ لیں اور وصول کا صحیح طور پر اہتمام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ وکیل المال ثانی تحریک جدید

درخواستہائے دعا

(۱) میں چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر حال میں میرا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ تاج دین ٹیلر ماسٹر دارالصدر غربی۔ ربوہ

(۲) جماعت کے مخلصین سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ میری یہاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جس عربی سکول کا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ اپنی طرز کا پہلا سکول ہے جو ابتدائی بچوں کے لئے عربی اور دینی تعلیم کی غرض سے ایک غیر عربی ملک میں کھولا گیا ہے۔ اس لئے بعض مشکلات کا پیش آنا طبعی امر ہے۔ احباب ان مشکلات کے ازالہ اور سکول کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ فضل الٰہی انوری بی۔ اے۔ ایس۔ ٹی شاہد انچارج احمدیہ عربیک سکول سویڈرو۔ گھانا

(۳) مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کا بچہ نصیر احمد بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) بندہ اپنے مقدمہ کی وجہ سے دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ بزرگان و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمے سے باعزت بریت فرمائے۔ لطیف احمد منٹگمری

(۵) والدہ صاحبہ ڈاکٹر میجر سراج الحق خانصاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ ہر دو کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔

عبدالرحمٰن ایجنٹ احمدیہ اخبارات کوئٹہ

(۶) چوہدری ہارون رشید صاحب رئیس حافظ آباد کا بڑا لڑکا اور کچھ عزیز قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں ان کی باعزت بریت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(محمد [illegible] سیکرٹری اصلاح و ارشاد حافظ آباد)

(۷) میری پشت پر دبیلہ پھوڑا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ نیز میری بیوی بھی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۴۴ ج ب ضلع لائلپور

(۸) میں بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد حیات بھیادی پور ضلع شیخوپورہ

(۹) مولوی غلام احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ بدوملہی کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ غلام رسول کلرک بیت المال

(۱۰) میرے بھائی غلام احمد صاحب آجکل بیمار ہیں۔ احباب ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رشید احمد ایجنٹ الفضل سرگودھا

(۱۱) ہمارے ایک مخلص بھائی عظیم نادر صاحب صراف سانگلہ ہل کی صحت عرصہ سے خراب رہتی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ غلام نبی جنرل سٹور سانگلہ ہل

(۱۲) محمد عثمان کراچی میں تین چار دن سے بیمار ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد حمید قریشی دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

(۱۳) محترم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ سابق افسر شعبہ حفاظت حال مقیم انگلستان احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور باصحت رکھے۔ اور ان کے پیچھے ان کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ محمد شریف (دو)

چندہ مسجد ہالینڈ ادا کرنے والی لجنات اماء اللہ

وصولی چندہ مسجد ہالینڈ کی رپورٹ یکم اکتوبر ۵۶ء تا اکتیس مارچ ۵۷ء بہنوں کی خدمت میں پیش ہے۔ اگر کسی لجنہ کا چندہ شائع ہونے سے رہ گیا ہو تو براہ مہربانی دفتر لجنہ اماء اللہ میں اطلاع دیں تاکہ پڑتال کی جا سکے۔

جیسا کہ بہنوں کو علم ہے کہ ہم نے ۸۹/- ہزار کی رقم میں سے ۳۰/- ہزار کی رقم اس سال ادا کرنی ہے۔ اس لئے بہنوں کو چاہیے کہ وہ اس چندہ کی وصولی کی طرف اپنی کوششوں کو جاری رکھیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ

ضلع جھنگ

ربوہ	۴۹۳-۱-۰
لکھیانہ	۲۷-۱۳-۰
چک نمبر ۴۹۷ ج ب	۵-۰-۰
چنیوٹ	۱۶-۴-۰
احمد نگر	۲-۰-۰
ٹھٹھہ شیرے دا	۱-۸-۰
ٹھٹھہ سندرانہ	۱-۰-۰
چنڈ بھروانہ	۷-۱۰-۰

ضلع لائلپور

لائلپور	۲-۸-۰
جسڑانوالہ	۱۷۲-۲-۰
گوکھووال	۵-۰-۰
گنگاپور	۵۰-۰-۰
گوجرہ	۱-۰-۰
چک نمبر ۶۹ گھسیٹ پورہ	۱۰۶-۸-۰
چک نمبر ۳۳۲ دھنی پور	۹-۰-۰
کھیوہ وال	۱۰۰-۸-۰
چک نمبر ۲۰۹	۴-۰-۰
دھیروکے چک نمبر ۳۳۴	۱۰-۰-۰
سردار بیگم بلاتی چک نمبر ۸۲	۱۰-۰-۰

ضلع شیخوپورہ

شیخوپورہ	۱۰۸-۱۲-۰
نانو ڈوگر	۱۸-۰-۰
چک نمبر ۳/۵۳	۵-۰-۰
شیرڈی کی	۳-۰-۰
مومن	۵-۰-۰
چک نمبر ۲۹	۶-۰-۰
ننکانہ	۱-۸-۰
آنبہ	۳-۰-۰
کوٹ رحمت خاں	۳-۰-۰
سید والہ	۱-۰-۰
کرتو	۲۱-۰-۰
چہور چک نمبر ۱۱۷	۳۵-۰-۰

ضلع منٹگمری

منٹگمری	۹۵-۴-۰
اوکاڑہ	۹۵-۱۲-۰

عارف والا	۳-۰-۰
میرک	۳-۰-۰
چک نمبر ۹۶/۱۲-L	۳-۰-۰
چک نمبر ۲۸۱/E-B	۶-۰-۰
چک نمبر ۸۸/R-7	۱-۶-۰
پھگلانوالی	۱۰۰-۰-۰
چک نمبر ۳۰/L-11	۵۰-۰-۰

ضلع ملتان

کبیروالہ	۵۲-۲-۳
چک نمبر ۱۰۶/R	۲۵-۰-۰
لودھراں	۱۹-۱۲-۰
ملتان چھاؤنی	۲۰-۰-۰
بستی جمال والہ	۲-۰-۰

ضلع مظفرگڑھ

لیہ	۱-۰-۰

ضلع بہاولپور

جھول	۲۶-۰-۰
چک نمبر ۴۷	۱۸-۰-۰
بہاول نگر	۵-۰-۰

آزاد کشمیر

کوٹلی ضلع میرپور	۲۹-۱۰-۰

صوبہ سرحد

پشاور شہر	۱۰۳-۸-۰
بنوں	۱-۷-۶
مردان	۱۱-۰-۰

ضلع اٹک

فتح جنگ	۱۵-۰-۰

ضلع جہلم

جہلم	۱۵-۴-۰
دوالمیال	۱۷-۰-۰
	۷۱-۰-۰
راولپنڈی شہر	۹۷-۱۵-۰
گوجرخان، راولپنڈی چھاؤنی	۹-۰-۰

ضلع گجرات

گجرات	۱۱۷-۱۰-۰
سوک کلاں	۶-۰-۰
نسوانی سوبل	۸۰-۹-۰
منڈی بہاؤالدین	۴۰-۰-۰

فتح پور	۱۷-۴-۰
لالہ موسیٰ	۱۵-۰-۰
گولیکی	۲۶-۶-۰
کھاریاں	۵۶-۱۲-۰
شیخ پور	۲۳-۴-۰
نورنگ	۳-۱۰-۰
کنجاہ	۵۸-۰-۰
گوڑیالہ	۱۲۰-۱۳-۰
نہال	۴۰-۰-۰
سدوکی	۲۷-۸-۰
جھوکی	۳-۰-۰
کالرہ کلاں	۸-۰-۰

ضلع گوجرانوالہ

گوجرانوالہ	۸۹-۴-۰
ایمن آباد	۱۲-۰-۰
وزیرآباد	۱۰-۰-۰
بھاکا بھٹیاں	۵-۰-۰
کوٹ تارڑ	۵-۰-۰
حافظ آباد	۲-۰-۰
حرالی والہ	۵-۰-۰
موہلن کے چیمہ	۱۹-۸-۰

ضلع لاہور

لاہور شہر	۴۵۴-۱۱-۹
کوٹ مہتاب خان	۹۴-۲-۳
حلقہ راج گڑھ لاہور	۲۰-۰-۰

ضلع سیالکوٹ

ملوچھٹ	۱-۰-۰
سیالکوٹ شہر	۶۵-۰-۰
ظفروال	۱-۹-۰
سٹھروہ	۱۶-۱۲-۰
بدوملہی	۲۴-۰-۰
ڈبہ بابو والہ	۳-۰-۰
مانگا چاکریاں	۸-۰-۰

ضلع سرگودھا

سرگودھا	۱۱۵-۰-۰
مجوکہ	۸۸-۱۴-۰
چک نمبر ۹ پنیار	۵۰-۰-۰
جوہر آباد	۵۲-۸-۰
خوشاب	۱۰-۰-۰
چک نمبر ۱۵۲ شمالی	۷-۸-۰
میانی گھوگھیاٹ	۲۳-۸-۰
بھلکہ	۲۸-۰-۰
چک نمبر ۳۷ ج	۳۲-۴-۰
چک نمبر ۳۶ ج	۲-۰-۰
چک نمبر ۹۸ شمالی	۳۱-۰-۰
چک نمبر ۱۰ شمالی	۸-۰-۰

بھیرہ	۳۶-۸-۰

بلوچستان

لورا لائی	۵-۰-۰
کوئٹہ	۲۸۰-۸-۰

مشرقی پاکستان

رنگ پورہ	۱۰-۰-۰
چٹاگانگ	۳۱-۰-۰

صوبہ سندھ

کراچی	۱۸۴۳-۴-۰
سکھر سندھ	۴۵-۰-۰
نوابشاہ سندھ	۲۹-۰-۰
حیدرآباد سندھ	۱۵-۰-۰
ناصرآباد اسٹیٹ "	۱۵-۶-۰
محمدآباد اسٹیٹ "	۱۳۵-۰-۰
لاہنی سندھ	۱۴-۰-۰
ظفرآباد اسٹیٹ "	۱۰-۰-۰
بشیرآباد اسٹیٹ	۱۳۰-۰-۰
ٹنڈو الہ یار	۲-۰-۰
جاڑیاں	۱۶-۰-۰
نوکوٹ	۲-۰-۰
گوٹھ قمرالدین	۸-۷-۰
موزو	۲-۰-۰
ڈھولن آباد	۵-۰-۰
چک نمبر ۲۷۰ الف	۶۸-۰-۰
چینہ سندھ	۱۰-۰-۰
ٹبی سرروڈ	۶۷-۰-۰
کنری سندھ	۱۰۳-۸-۰

متفرق آمد براہ راست

بیگم صمد صاحب	۵-۰-۰
نصیرہ بیگم آف رنگ شاہ	۱۰-۰-۰
شاہدہ پروین رادھن	۵-۰-۰
لطیفہ نزہت	۱۰-۰-۰
زینت بیگم چک نمبر ۲۷	۳-۰-۰
زبیدہ بیگم	۲-۰-۰
کرم بی بی	۵-۰-۰
امۃ الہادی	۱۲۰-۰-۰
حنیفہ بیگم	۱-۰-۰
فضل بیگم نصور	۱۰-۰-۰
استانی عائشہ بیگم مرحومہ	۵۰-۰-۰
بموقعہ جلسہ سالانہ	۱۴۴۳-۷-۹

درخواست دعا

مبارک احمد انور صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کی اہلیہ بجاد ضعف کھانسی اور بخار گزشتہ دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) بندہ وسط جنوری سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے۔ جب بھی سرد ہوا چلتی ہے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ لکھنے پڑھنے سے معذور ہو رہا ہوں۔ نیز میری لڑکی فضل النساء سلمہا اللہ تعالیٰ بھی پھر بیمار ہو گئی ہے۔ اس کے سر میں شدید تکلیف ہے۔ اور پسلی میں بھی درد ہے۔ جو مریضہ کو بے تاب کر دیتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں ملتجی ہوں کہ وہ ازراہ کرم میری اور میری بچی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(دعاگو ملک فضل حسین احمدی مہاجر از ربوہ)

(۲) مکرم صوفی محمد یوسف صاحب دارم گڑھی حال احمد نگر سل اور دمہ کی بیماری سے سخت بیمار ہیں۔ آپ نہایت ہی مخلص احمدی ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابراہیم احمد نگر)

اعلان ولادت

مکرم فیض اللہ صاحب کیمپ ۳/۱ ماری پور کراچی کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں سارجنٹ محمد عرفان خانصاحب پاکستان ایئر فورس سٹیشن ماری پور کراچی ۱۳ نے مبلغ تین روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے

(بقیہ صفحہ ۴)

تو بہت آسانی سے چرچ کے ردعمل کا مطالعہ کر سکتا ہے پوپ Pius XI نے کہا ہے کہ

"یہ تصویر کسی انسانی ہاتھ نے نہیں بنائی"

سائنس دان کہتے ہیں کہ تاریخ اور کپڑا تائید کرتے ہیں کہ یہ مسیح کا فوٹو ہے۔ کپڑے کے دھاگوں کی ساخت اور تانا بانا بتاتا ہے کہ یہ ویسا ہی کپڑا ہے جو پومپی آئی میں پائے گئے تھے۔

کپڑے کے دوہرے نشانات ظاہر کرتے ہیں کہ کپڑے کا نصف حصہ مسیح کے جسم پر لپیٹا گیا تھا اور باقی نصف سر پر۔ پھر مسیح کے جسم کی گرمی اور دوائی کے عمل نے جسم کے نشانات کو کپڑے میں نقش کر دیا۔ اور مسیح کا تازہ خون کپڑے میں جذب ہو کر نشان بن گیا۔ کانٹوں کا تاج پہننے سے مسیح کی پیشانی اور گدی پر جو نشانات آئے مسیح کا سوجا ہوا دایاں گال۔ دائیں پہلو پر بھالے کا گہرا نشان۔ کیل کے زخموں سے نکلے ہوئے خون کے نشان۔ کمر پر صلیب کی رگڑ کے نشان یہ سب چیزیں فوٹو میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مگر سب سے تعجب انگیز حقیقت یہ ہے کہ منفی فوٹو نے مسیح کی بند آنکھوں کو دو کھلی آنکھوں میں ظاہر کیا ہے

تصویر یہ بھی بتاتی ہے کہ کیل ہتھیلی میں نہیں بلکہ کلائی کے مضبوط جوڑوں میں لگائے گئے تھے۔ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بھالے نے مسیح کے دل کو ہرگز نہیں چھوا۔ بائیبل کہتی ہے کہ مسیح نے جان دیدی مگر سائنسدان مصر ہیں کہ دل نے عمل کرنا بند نہیں کیا تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک گھنٹہ تک مسیح کے بے جان لٹکے رہنے سے خون کو خشک ہو کر ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور اس صورت میں خون ہرگز کپڑے میں نہ آتا۔ مگر کپڑے کا خون کو جذب کرنا بتاتا ہے کہ مسیح صلیب پر سے اتارے جانے کے وقت زندہ تھے!

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶½
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲